بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۷۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۵ وفا ۱۳۴۴ ھش ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ ھ ۱۵ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

اخبار احمدیہ

—● ماہانہ رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جن مجالس نے ابھی تک ماہ جون کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی وہ اپنی رپورٹ کارگزاری اولین فرصت میں مرکز میں بھجوائیں اور آئندہ کے لئے یہ انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ پہنچ جایا کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—● ربوہ ۱۴ جولائی مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—● ربوہ۔ آج مورخہ ۱۴/۷/۶۵ بعد نماز مغرب گول بازار میں خدام اور اطفال کا ایک اجلاس عام ہو رہا ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خطاب فرمائیں گے۔ اور اطفال میں انعامات بھی تقسیم فرمائیں گے۔ بچوں کے والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی اس اجلاس میں ضرور شمولیت فرمائیں :

(مہتمم مقامی)

—● مکرم و محترم جناب قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کے بعد ۵ جولائی کو ربوہ واپس تشریف لائے ہیں مورخہ ۹ جولائی کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں اپنے سفر حج کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے آپ کی یہ تقریر پون گھنٹہ جاری رہی۔ آخر میں مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے مختصر تقریر فرمائی اور پھر دعا کرائی۔

(صدر دارالصدر شرقی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں تمام وظائف کا مجموعہ ہی نماز ہے

اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف ہے تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اطمینان و سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے فرمایا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم صفحہ ۴۳۲، ۴۳۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر جولائی ۶۵ء

مسئلہ حیات و وفاتِ مسیحؑ کے متعلق مودودی صاحب کی تصریحات

مودودی صاحب نے اپنی تفہیم القرآن میں سورۃ النساء کی آیات ۱۵۷/۱۵۹ پر کئی ایک نوٹ تحریر کئے ہیں۔ نوٹ نمبر ۱۹۵ میں آپ فرماتے ہیں:-

"یہ اس معاملہ کی اصل حقیقت ہے جو اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے۔ اس میں جزم اور صراحت کے ساتھ جو چیز بتائی گئی ہے وہ صرف یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کو قتل کرنے میں یہودی کامیاب نہیں ہوئے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اب رہا یہ سوال کہ اٹھا لینے کی کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق کوئی تفصیل قرآن میں نہیں بتائی گئی۔ قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا۔ اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اسلئے قرآن کی بنا پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے اور نہ اثبات۔ لیکن قرآن کے انداز بیان پر غور کرنے سے یہ بات بالکل نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے کہ اٹھائے جانے کی نوعیت و کیفیت خواہ کچھ بھی ہو، بہرحال مسیح علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا معاملہ ضرور کیا ہے جو غیر معمولی نوعیت کا ہے۔ اس غیر معمولی پن کا اظہار تین چیزوں سے ہوتا ہے"

(تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۴۲۰)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے وفات و حیاتِ مسیح کا مسئلہ جوں کا توں الجھا ہوا چھوڑ دیا ہے اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں فرمائی حالانکہ حیاتِ مسیح کے مسئلہ سے عیسائی الوہیتِ مسیح پر استدلال کر سکتے ہیں۔

مودودی صاحب بعض لوگوں کے نزدیک بہت بڑے عالمِ دین ہیں مگر حیرت ہے کہ جبکہ اللہ تعالےٰ نے شروع ہی میں فرمایا کہ

ذالک الکتٰب لاریب فیہ

یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور پھر بار بار قرآن مجید کے بارے میں کتابِ مبین، تفصیلاً لکل شئی وغیرہ الفاظ صاف صاف فرمائے ہیں تو حیرت ہے کہ مودودی صاحب نے یہ کیسے فرما دیا کہ

"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ ارض سے اٹھا کر آسمان پر کہیں لے گیا اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی۔"

حالانکہ مودودی صاحب مانتے ہیں کہ اگر یہ مانا جائے کہ آپ آسمان پر صعود کر گئے تو اس سے عیسائیت کے عقیدہ الوہیتِ مسیح کو تقویت پہنچتی ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ ایک عقیدہ سے اسلام کے عقیدۂ توحید پر سخت ضرب لگتی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مسئلہ کو کسی نہ کسی طرح صاف بیان نہ کر دیتا جبکہ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ وہ "کتاب مبین" ہے۔ جس طرح اس نے پیدائشِ مسیح کے مسئلہ کو صاف کر دیا ہے۔ چنانچہ پیدائشِ مسیح کا مسئلہ بھی ایسا ہے جس سے عیسائیت کے عقیدۂ الوہیت کو تقویت ملتی تھی مگر اللہ تعالےٰ نے

مثلہ کمثل اٰدم

یعنی بن باپ کے پیدا ہونا کوئی معجزہ نہیں ہے ہم تو آدمؑ کو بغیر دونوں ماں اور باپ کے پیدا کر سکتے ہیں اگر بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو جس طرح بغیر والدین کے حضرت آدمؑ کا پیدا ہونا ان کی الوہیت پر دلیل نہیں ہو سکتا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن والد کے پیدا ہونا ان کو الوہیت کا وصف نہیں بخشتا۔

قرآن کریم تو ایسے معاملہ میں ادھار کرتا ہی نہیں اور ہمیشہ ایسی دلیل دیتا ہے کہ لاجواب کر دیتا ہے۔ مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "رفع الی اللہ" کہہ کر اللہ تعالےٰ نے عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت کو خاصی تقویت پہنچا دی ہے۔ اگر واقعی رفع الی اللہ کے وہی معنی ہیں جو عیسائیوں نے بجسدِ عنصری آسمان پر اٹھائے جانے کے ہیں تو چاہیے تھا کہ اللہ تعالےٰ اس کی کوئی ایسی تصریح بھی فرما دیتا جس سے عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت کی تردید ہوتی جیسا کہ بن باپ کی پیدائش کے متعلق اللہ تعالےٰ نے تصریح کر دی ہے۔

مگر یہاں اللہ تعالےٰ الجھن میں ہی رکھنا چاہتا ہے۔ گویا عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت کی تائید کر کے عیسائیوں کے سامنے مسلمانوں کو تاقیامت لاجواب ہی رکھنا چاہتا ہے۔

مودودی صاحب نے یہ ٹھیک کہا کہ

"بہرحال مسیح علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسا معاملہ ضرور کیا ہے جو غیر معمولی نوعیت کا ہے"

لیکن مودودی صاحب اس کی ایک وجہ یہ بیان کرتے ہیں:-

"ایک یہ کہ عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کے جسم و روح سمیت اٹھائے جانے کا عقیدہ پہلے سے موجود تھا اور ان اسباب میں سے تھا جن کی بنا پر ایک بہت بڑا گروہ الوہیتِ مسیح کا قائل ہوا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن نے نہ صرف یہ کہ اس کی صاف صاف تردید نہیں کی بلکہ بعینہٖ وہی "رفع" (ASCENSION) کا لفظ استعمال کیا جو عیسائی اس واقعہ کے لئے استعمال کرتے ہیں کتابِ مبین کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ وہ کسی خیال کی تردید کرنا چاہتی ہو اور پھر ایسی زبان استعمال کرے جو اس خیال کو مزید تقویت پہنچانے والی ہو۔" (ایضاً)

مودودی صاحب نے یہ بھی ٹھیک کہا ہے مگر آگے دو باتیں کہہ کر اس پر پانی پھیر دیا ہے۔ اگر مودودی صاحب بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما کے معنی سمجھ جاتے تو ان کو اتنے ہیر پھیر کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ پہلی بات جو سمجھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی محدود مقام پر نہیں رہتا۔ وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض۔ ایسی صورت میں مسیح ناصری علیہ السلام کو بجسدِ عنصری اپنے پاس رفع کرنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ ایک روح ہے اس لئے روح کا رفع الی اللہ تو ہو سکتا ہے مگر جسم کا رفع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب اللہ تعالےٰ ہر جگہ موجود ہے۔ جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قل انی قریب۔ جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی جسمانی حواس اللہ تعالےٰ کو پا ہی نہیں سکتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدِ عنصری رفع الی اللہ خود بخود بے معنی بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسری بات جو سوچنے والی ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ رفع بجسدہ العنصری مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کے پاس آسمان پر اٹھائے گئے۔ جب آسمان کوئی چیز ہی نہیں تو کہاں اٹھائے گئے اور اگر ہے تو اللہ تعالےٰ کو اس چیز میں محدود کرنا کہاں کی توحید ہے۔ چنانچہ موجودہ تحقیقات نے آسمان کو چونکہ غیر موجود شے ثابت کر دیا ہے مودودی صاحب نے اپنی ایک تصحیح میں جو ماہنامہ ترجمان القرآن جولائی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں صفحہ ۲۱۹/۲۲۰ پر

(باقی صفحہ ۳ پر)

ہے باقی فقط آستانِ محمدؐ

ہے "ختمِ نبوت" میں شانِ محمدؐ — مسیحِ زماں ہیں نشانِ محمدؐ
نہیں دوسرا آستاں کوئی باقی — ہے باقی فقط آستانِ محمدؐ
نئی سرزمیں ہے نیا آسماں ہے — جہاں سے الگ ہے جہانِ محمدؐ
کلامِ خدا ہیں نہ تاثیر کیوں ہو — زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ
صنم ٹوٹ کر گر پڑے ہیں زمیں پر — کہ گونجی فضا میں اذانِ محمدؐ
کہیں بھی نہ آئی نظر لاکھ ڈھونڈا — جو دیکھی ہے ربوہ میں شانِ محمدؐ
وہ تفسیر لکھی کہ بول اٹھے سارے — کہ محمود ہے ترجمانِ محمدؐ

نمازیں ہیں تکبیر معراجِ مومن
ملی ہے ہمیں ترزبانِ محمدؐ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا مغربی افریقہ کے ممالک کا

نہایت کامیاب دورہ

• سیرالیون میں ورود مسعود ● پرتپاک خیرمقدم ● وزیراعلیٰ اور دیگر چوٹی کے لیڈروں سے اہم ملاقاتیں

• ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام ● ملک کے عمائدین کیطرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کھلا اعتراف

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

> سیرالیون کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے احسان کے زیربار رہیں گی اور تاریخ کبھی اس کو فراموش نہ کر سکے گی کہ سیرالیون کے مسلمانوں کی بروقت اور صحیح امداد کو اگر کوئی آیا تو صرف احمدی مبلغین تھے۔ (سیرالیون کے وزیر مواصلات کا بیان)

جس طرح غانا میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورے کے وسیع انتظامات کر رکھے تھے۔ اسی طرح سیرالیون میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج سیرالیون نے دورے کے سلسلہ میں وسیع انتظامات کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ مختلف استقبالیہ تقاریب پر ملک کے چوٹی کے لیڈر، حکومت کے وزراء اور دیگر افسران اور بیرونی ممالک کے سفیر کثیر تعداد میں شرکت کرتے رہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب کو سیرالیون کے وزیراعظم سے ملنے کا بھی موقعہ ملا۔ اور اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے خیالات سننے اور اپنا پیغام انہیں پہنچانے کے مواقع بھی میسر آئے۔ سکولوں اور کالجوں کے طلباء سے آپ نے خطاب کیا۔ اور جماعت کے عہدہ داروں اور پاکستانی اور لوکل مبلغین سے بھی ملاقاتیں کر کے انہیں قیمتی مشورے دیئے۔

سیرالیون کا دورہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ دورے کے اس حصہ کی ابتداء ۱۲ مئی کو شام کے ساڑھے چار بجے ہوئی جبکہ مکرم صاحبزادہ صاحب مع دیگر رفقاء آیوری کوسٹ سے سیرالیون کے ہوائی اڈے لنگی پر پہنچے۔ ہوائی اڈے پر چونکہ شہر سے کافی دور ہے اور وہاں سے پہنچنے کے لئے فیری (Ferri) کا سفر کرنا پڑتا ہے) جماعت کے چیدہ چیدہ لوگ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں سیرالیون کے پریذیڈنٹ چیف کانگا جو جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں، اور آنریبل کانڈے بورے وزیر مواصلات بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ بعض غیراز جماعت دوست بھی خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ جب مکرم میاں صاحب ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ تو احباب جماعت نے دلی محبت اور عقیدت سے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ ایک چھوٹی سی افریقن بچی نے مکرم میاں صاحب کو پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔ بچی اپنے قومی لباس میں پھولوں کا گلدستہ اٹھائے نہایت بھلی معلوم دیتی تھی۔ اس نے احباب جماعت کے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے درمیان گلدستہ پیش کیا۔

اس موقعہ پر آنریبل کانڈے بورے صاحب وزیر مواصلات نے حکومت کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہی اور ایئرپورٹ کمانڈنٹ جو انگریز ہیں نے ایئرپورٹ کے عملہ اور اس جزیرہ کے اہالیان کی طرف سے جس میں ایئرپورٹ واقع ہے۔ جذبات تشکر کا اظہار کیا اور کہا کہ

"In my period of service I have never experienced such a mammoth reception accorded to any international personality at this airport"

مکرم میاں صاحب نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اس دوران میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر احباب جماعت کا تعارف بھی کرواتے جاتے تھے۔ ایئرپورٹ پر سیرالیون براڈکاسٹنگ اور ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی موجود تھے۔ جنہوں نے اس استقبالیہ تقریب کی ریکارڈنگ بھی کی۔ اور ٹیلی ویژن کے لئے تصاویر لیں۔ نیز دورۂ سیرالیون کی مکمل متحرک فلم معہ کمنٹری منسٹری آف انفارمیشن سیرالیون کی زیر ہدایت تیار کی گئی ہے۔ جو انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی دکھائی جا سکے گی۔

سیرالیون میں تقریباً سارے عرصہ قیام کے دوران براڈکاسٹنگ اور ٹیلی ویژن والوں نے نہایت ہی اہم کردار ادا کیا۔ تقریباً ہر تقریب کی ریکارڈنگ کی۔ اور ٹیلی ویژن کے لئے تصاویر لیں۔ ان دونوں محکموں کا شاف ہمارے دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

جب یہ قافلہ ایئرپورٹ سے شہر کی طرف روانہ ہوا تو موٹر میں بیٹھتے ہی وزیر مواصلات نے احمدیہ جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا اگر احمدی مبلغین ان علاقوں میں آکر تبلیغ اسلام نہ کرتے اور مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے سکولوں کا اجراء نہ کرتے۔ تو اب تک مسلمان ڈھونڈے سے نہ ملتے آپ نے فرمایا احمدیہ مشن کے قیام سے قبل مسلمان نہایت پسماندہ حالت میں تھے۔ نہ انہیں کوئی سیاسی پوزیشن حاصل تھی اور نہ سماجی، بلکہ وہ ایک قابل نفرت قوم سمجھے جاتے تھے۔ تعلیم تو ان میں تھی ہی نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے جو بچے عیسائی سکولوں میں تعلیم کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ وہ تعلیم ختم کرنے سے قبل بپتسمہ لے کر عیسائی ہو جاتے تھے۔ اور اس طرح تعلیم یافتہ عیسائیوں کی تعداد تو بڑھ رہی تھی لیکن مسلمانوں میں کوئی تعلیم یافتہ طبقہ پیدا نہیں رہا تھا۔

وزیر مواصلات نے ان امور کا ذکر کرتے ہوئے کہا حقیقت میں سیرالیون کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے احسان کی زیربار رہیں گی۔ اور تاریخ کبھی اس بات کو فراموش نہ کر سکے گی کہ سیرالیون کے مسلمانوں کی بروقت اور صحیح امداد کو اگر کوئی آیا تو وہ صرف احمدی مبلغین تھے۔ موٹر کے سفر کے بعد فیری (Ferri) کا سفر تھا اور اس سفر کے اختتام پر یہ سارا قافلہ احمدیہ سیکنڈری سکول پہنچا جہاں طالب علم مکرم صاحبزادہ صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ لڑکے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ جھنڈیاں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں۔ اور بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہہ رہے تھے۔ سکول کے طلباء نے عربی نظمیں نہایت پیارے لہجہ میں سنائیں۔ ان نظموں کا مطلب یہ تھا۔ کہ ہمیں قادیان دارالامان سے ایک نور ملا ہے۔ اور اس نور نے ہماری زندگیوں کو منور کر دیا ہے۔ ہم احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں ہم احمدیت میں جئیں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز احمدیت ہی میں مریں گے۔ سکول کے مختصر سے معائنہ کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں آپ کا اور مکرم میر مسعود احمد صاحب کا رہائش کا انتظام تھا۔

چودہ تاریخ بروز جمعۃ المبارک وزیراعلیٰ اور دیگر وزراء سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے مکرم میاں صاحب وزیر مواصلات آنریبل کانڈے بورے کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے وزیراعلیٰ کے ہاں۔ وزیراعلیٰ سے ملاقات کے دوران سیرالیون کے وزیر خارجہ بھی وہیں موجود تھے چنانچہ ان سے بھی ملاقات ہو گئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ میں ہر بڑے چھوٹے کی زبان پر احمدیہ جماعت کے لئے تعریفی کلمات جاری ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں جماعت کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ اور جماعت نے اپنی ان تھک کوششوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بات بھی روشن دن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہاں کے باشندے نہایت فراخدل ہیں۔ اور ہر شخص جو تعریف کے قابل ہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی دل کھول کر تعریف کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ

ان کی وسعتِ قلبی کی دلیل ہے۔ اگر اس بات کو بھی سامنے رکھا جائے کہ ابھی ابھی انہوں نے بیرونی استعماری طاقتوں سے آزادی حاصل کی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہونا چاہیئے کہ غیر ملکیوں سے نفرت کا جذبہ بڑھ جائے تو پھر احمدیہ جماعت کی تعریف ان لوگوں کی اور بھی زیادہ وسعتِ قلبی پر دلالت کرے گی۔ وزیر اعلےٰ اور وزیر خارجہ دونوں نے احمدیہ جماعت کی مساعی کی تعریف کی۔ وزیر اعلےٰ نے تو خاص طور پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعتِ احمدیہ نے سکولوں کے ذریعہ ملک میں خاص بیداری پیدا کر دی خاص طور پر مسلمانوں کے لئے تو یہ جماعت رحمت کا نشان ہے کیونکہ اس سے پہلے مسلمان بالکل غیر تعلیمیافتہ اور ایک پسماندہ قوم سمجھے جاتے تھے۔ وزیر اعلےٰ نے یہ بھی کہا کہ وہ مکرم میاں صاحب کو سارے ملک کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے نہایت محنتی، دیانت دار اور انسانیت کا درد رکھنے والے مبلغین سیرالیون میں بھجوائے ہوئے ہیں۔ جماعت کی تعلیمی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بار بار انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ احمدیہ جماعت نے تعلیمی رہنما کا کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعلےٰ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ مکرم میاں صاحب جلد جلد مغربی افریقہ کا دورہ کیا کریں۔

وزیر اعلےٰ سے ملاقات کے بعد مکرم میاں صاحب فری ٹاؤن کے میئر (Mayor) سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ انہوں نے فری ٹاؤن کا میئر ہونے کی حیثیت سے فری ٹاؤن کے سب باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہا اور اپنی گفتگو کا آغاز ہی احمدیہ جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی کوششوں سے کیا۔ باوجود اس کے کہ وزیر اعلےٰ صاحب اور میئر صاحب بھی عیسائی ہیں لیکن احمدیہ جماعت کے کام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ان ملاقاتوں کے بعد مکرم میاں صاحب نے جمعہ کی تیاری کی اور مسجد تشریف لے گئے۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے انتظام کیا ہوا تھا کہ جمعہ ریڈیو پر ریلے (Relay) کیا جائے۔ چنانچہ مکرم میر صاحب کا خطبہ اور نماز سارے ملک میں سنے گئے اور یہ بھی ملک کے مختلف حصوں میں احمدیت سے تعارف کا ایک مفید اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔

شام کے پانچ بجے مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے نمائندے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان میں مسلم کانگریس جو یہاں کی سب سے بڑی مسلم پارٹی ہے اور مسلم برادرہڈ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ ان دونوں جماعتوں نے مل کر ایک استقبالیہ دعوت دی۔ مسلم کانگریس کا سارے ملک میں زور ہے۔ اس کے موجودہ صدر آنریبل مصطفےٰ ہیں۔ مسلمانوں کی بہبود کے لئے کانگریس ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور چونکہ یہ خود صحیح لائنوں پر کام کر رہی ہے اس لئے احمدیہ جماعت کی مساعی کی بھی دل سے قدردان ہے۔

اس ملاقات کے بعد جماعت کی طرف سے دئے گئے ڈنر میں مکرم میاں صاحب نے شرکت کی۔ اس ڈنر پر حکومت کے وزراء، سفارتی نمائندے، سیاسی لیڈر اور زندگی کے دیگر شعبوں کے عمائدین کو مدعو کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر فری ٹاؤن میں رہائش رکھنے والے اعلےٰ طبقہ سے ملاقات ہوگئی اور ان لوگوں پر جماعت کے کام اور اس کی تنظیم کا گہرا اثر ہوا۔ وزیر تعلیم جن سے صبح کے وقت ملاقات نہ ہو سکی تھی وہ بھی اس ڈنر میں تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے گفتگو کے دوران کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ جماعت مزید سکول کھولے احمدیہ جماعت کا کام (تعلیمی) اچھا ہونے کی وجہ سے حکومت انہیں ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہے۔ انہوں نے بھی احمدیہ مشن کے قیام سے قبل مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر احمدیہ جماعت نے عین وقت پر آکر مسلمانوں کو سنبھال نہ لیا ہوتا تو یقیناً آج مسلمان بہت ہی زیادہ پسماندہ ہوتے۔

اس سے اگلے روز یعنی ہفتہ کے دن سب سے پہلے فری ٹاؤن کے نئے مشن کا سنگِ بنیاد رکھنا تھا۔ اس تقریب کے لئے سکول کے طالب علم وردیوں میں ملبوس ہو کر آئے ہوئے تھے اور ان کی وجہ سے اس تقریب میں ایک خاص دلکشی پیدا ہو گئی تھی۔ جماعت کے دوست بھی کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ طلباء نے

"حسنت جمیع خصاله"

والی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور جب سنگِ بنیاد رکھا جا رہا تھا تو سب نے وہ آیات دُہرائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کے وقت کی تھیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اس تقریب کو بھی ریکارڈ کیا اور اس کی فلم لی۔

سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد مکرم میاں صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب انجام پذیر ہوئی۔ اس تقریب کے بعد احمدیہ مسجد میں جماعت کے عہدیداروں، پاکستانی مبلغین، لوکل مبلغین اور خدام الاحمدیہ کے ممبروں سے گفتگو ہوتی رہی۔ مختلف احباب نے متعدد سوالات پوچھے جن کے جوابات مکرم میاں صاحب نے دئے۔ سوالوں سے یہ بات عیاں ہوتی تھی کہ دلوں میں یہ جذبہ بھرا ہوا ہے کہ اسلام جلد از جلد دنیا پر غالب آجائے اس مجلس میں مختلف عہدیداروں نے اپنے اپنے کام کی رپورٹ بھی پیش کی جو خوشکن تھی۔ رپورٹ کے ساتھ ساتھ ہر عہدیدار نے اپنا طریق کار بھی بیان کیا تا مکرم میاں صاحب کو معلوم ہو سکے کہ مشن کس طریق پر اور کن لائنوں پر کام کر رہا ہے۔

شام کے پونے چھ بجے جماعت کی طرف سے سیکنڈری سکول میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ کا انتظام تھا۔ تقریباً سب بڑے بڑے لوگ اس میں شامل تھے۔ سیاسی لیڈر۔ سفارتی نمائندے اسمبلی کے سپیکر۔ بڑے بڑے تاجر اور حکومت کے افسرانِ اعلےٰ اور وزراء سبھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ بہت سے لوگوں نے جماعت کے کام کی تعریف کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ مکرم میاں صاحب کو مغربی افریقہ کا دورہ بار بار کرنا چاہیئے اور ان مشنوں میں پاکستانی مبلغین کی تعداد کو بڑھانا چاہیئے بعض دوستوں نے کہا کہ ان علاقوں میں اب اسلام کے لئے فصل پکی ہوئی ہے صرف مزدوروں کی ضرورت ہے جو اس فصل کو کاٹ لیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ مغربی افریقہ میں جس سرعت کے ساتھ اسلام ترقی کر رہا ہے اور عیسائیت اپنی شکست کا اعتراف کر رہی ہے وہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام اب سرعت کے ساتھ ان علاقوں میں پھیلتا جا رہا ہے۔ ساڑھے سات بجے یہ خوشگوار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ٹیلی ویژن پر وزیر اعلےٰ سے ملاقات کی خبر کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہاں کے اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن نہایت دیانتداری سے اور بغیر کسی تعصب کے اپنا کام کرتے ہیں۔ باوجودیکہ ان اداروں میں کام کرنے والے اکثر عیسائی ہیں لیکن اپنے کام میں مذہبی تعصب کا قطعاً اظہار نہیں کرتے۔ یہ بات بہت قابلِ داد ہے۔ (باقی)

سکول کے طلباء نے عربی نظمیں نہایت پیارے لہجے میں سنائیں۔ ان نظموں کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں قادیان دارالامان سے ایک نور ملا ہے اور اس نور نے ہماری زندگیوں کو منور کر دیا ہے۔ ہم احمدیت ہی میں جئیں گے اور انشاء اللہ العزیز احمدیت ہی میں مریں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ)

شائع کی گئی ہے۔ آسمان کی جگہ "خدا کی کائنات" کر دئے ہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ آخر ایسے ہیر پھیر کی ضرورت کیا ہے؟ مودودی صاحب اس کا جواب اسی تصحیح میں یہ فرماتے ہیں کہ ابن مریم کی آمد ثانی اور آپ کے دجال کو قتل کرنے والی احادیث مجبور کرتی ہیں کہ ہم مسیح کا رفع الی اللہ بجسد عنصری مانیں اور اگر آسمان کوئی شے نہیں تو نہ سہی خدا کی کائنات تو موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کہیں نہ کہیں آپ کو رکھا ہی چھوڑا ہے۔

ان احادیث کے متعلق مسلمانوں کے ایک گروہ کی تو یہ رائے ہے کہ وہ سراسر موضوع ہیں۔ ہم ایسا تو نہیں کہتے بلکہ مانتے ہیں کہ احادیث میں ایک مسیح کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ تاہم یہ تمام احادیث کشوف کی قسم کی ہیں جو تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ ہم اس پر مفصل بحث پھر کبھی کریں گے فی الحال سوال یہ ہے کہ

رفعه الله الیه

کے معنی یہ کس طرح کئے جا سکتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام خدا کی کائنات میں بجسد عنصری کہیں زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بھی یہ اعتراض قائم رہتا ہے کہ کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے بھی ٹکڑے ہو سکتے ہیں خدا کی کائنات اور اللہ تعالیٰ اپنے حدود میں یکساں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیر محدود ہے اور خدا کی کائنات خواہ کتنی بھی وسیع ہو جائے اسکے برابر نہیں ہو سکتی۔ آیہ مذکورہ میں رفع الی الکائنات اللہ نہیں کہا گیا بلکہ رفع الی اللہ کہا گیا ہے۔ آسمان یا کائنات دونوں

واقعہ ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم محمد عیسیٰ صاحب شاہد ـــ ربوہ

(۲)

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں۔ صبح جب قریش مکہ کو معلوم ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جا چکے ہیں تو ابوجہل نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ہمارے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا میں باہر آئی تو مجھے کہنے لگا کہ تمہارا باپ کہاں ہے؟

میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ اس پر ابوجہل نے غصہ سے اتنے زور سے میرے منہ پر طمانچہ مارا کہ میرے کان کی بالی ٹوٹ کر زمین پر گر پڑی۔

(بخاری باب الہجرۃ طبری صـ ۲۳۱)

جب حضرت علیؓ سے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر سے بھی مشرکین مکہ کو کوئی اطلاع نہ مل سکی تو ان کو یقین ہو گیا کہ وہ دونوں مکہ سے نکل چکے ہیں۔ اور باوجود کڑی نگرانی کے ہماری سازش ناکام رہی ہے۔ انہوں نے اپنی خفت کو مٹانے کے لئے زیادہ تیاری کے ساتھ آپؐ کی تلاش شروع کر دی اور اس شخص کے لئے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو زندہ قید کر کے یا قتل کر کے ان کے سر لے آئے۔ سو سو اونٹ دینے کا عام اعلان کر کے تمام قبائل کو اسکی اطلاع کر دی اور خود بھی مختلف گروپوں میں اپنے ساتھ کھوجی لے کر آپؐ کے تعاقب میں نکلے۔

ایک جماعت تلاش کرتے کرتے غار ثور پر پہنچ گئی۔ کھوجی نے مختلف علامات و نشانات دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا تو اس غار کے اندر ہیں یا پھر آسمان پر چلے گئے ہیں اور تیسری صورت کوئی باقی نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی حفاظت کے لئے معجزانہ انتظام کیا۔ جب آپ غار کے اندر داخل ہو گئے تو مکڑی نے اسکے منہ پر جالا تن دیا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ غار کے منہ کے پاس ایک درخت اگا اور اس پر کبوتر نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دئے (شرح المواہب للزرقانی صـ ۳۳۱)

کھوجی نے جب اپنی رائے پیش کی تو کفار نے دیکھا کہ غار کے منہ پر جالا ہے اور اگر کوئی اندر گیا ہوتا تو اس کا قائم رہنا ممکن نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ غار بھی بڑی خوفناک اور ویران ہے اور اس میں داخل ہونا ہلاکت کے مترادف ہے۔ اسلئے وہ بجائے اسکے کہ کھوجی کی بات کی طرف متوجہ ہوتے الٹا اس سے تمسخر اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے واپس ہو گئے۔

حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ جب کفار غار کے منہ پر آپس میں باتیں کر رہے تھے تو ان کی آواز ہمیں سنائی دیتی تھی اور چلتے ہوئے ان کے پاؤں بھی نظر آتے تھے میں نے حضورؐ سے عرض کی یا رسول اللہؐ اگر ان لوگوں نے جھک کر دیکھ لیا تو ہم یقینی طور پر پکڑے جائیں گے تو اس پر آپؐ نے فرمایا

اسکت یا ابابکرؓ ما ظنک اثنان اللہ ثالثھما اے ابوبکر خاموش رہ کیا تو خیال کرتا ہے کہ ہم دو ہیں۔ جب تیسرا اللہ تعالےٰ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ تو پھر وہ کیونکر ہمیں پکڑ سکتے ہیں۔

(شرح قسطلانی صـ ۳۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک سے آپؐ کا توکل علی اللہ اور حفاظت الٰہیہ کامل ایمان اور یقین کا ثبوت ملتا ہے باوجودیکہ تمام اسباب بظاہر مخالف تھے خون کے پیاسے دشمن سر پر کھڑے تھے۔ لیکن آپؐ بغیر کسی قسم کے خوف کے اظہار کے جرأت سے فرماتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارا پکڑا جانا ناممکن ہے کیونکہ خدا ہر آن ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالےٰ کو بھی اپنے پیارے محبوب رسولؐ کا یہ توکل پسند آیا اس نے قرآن پاک میں اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا۔

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔ فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا واللہ عزیز حکیم۔

(توبہ آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے۔ جب کہ اسے کافروں نے نکال دیا تھا۔ وہ دونوں غار میں تھے۔ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کرو اللہ تعالےٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس پر سکینت نازل کی اور اس کی اپنے لشکروں سے مدد کی۔ جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور کفار کی بات کو اور تدبیر کو ناکام کر دیا اور اللہ کی بات ہی غالب ہو کر رہتی ہے اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

ضروری تھا کہ آپؐ کو مشرکین مکہ کی حرکات و سکنات کی اطلاع ملتی رہے۔ چنانچہ اس اہم فریضہ کو حضرت ابوبکرؓ کے فرزند عبداللہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہ سارا دن مکہ میں لوگوں کی باتیں سنتے اور شام کے بعد کفار مکہ کی سرگرمیوں کی آپؐ کو اطلاع دیتے اور صبح ہونے سے قبل واپس مکہ چلے جاتے۔ اور دودھ وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ کے سپرد تھا۔ روزانہ بکریاں چراتے چراتے غار کے پاس لے جاتے اور تازہ دودھ دوہ کر آپؐ کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ (ابن ہشام صـ ۳۳۱)

جب غار کے اندر تین دن گزر گئے اور آپؐ کو اطلاع ہوئی کہ کفار مکہ کی تلاش دھیمی پڑ گئی ہے تو چوتھی رات کو عبداللہ بن اریقط جو ایک مشرک تھا اور راستہ کو مدینہ تک پہنچنے کے لئے اجرت پر رکھا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر کی تیار کردہ دو اونٹنیاں لے کر پہنچ گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے ایک سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ایک اونٹنی میرے پاس فروخت کر دو۔ میں ایسے سوار نہ ہوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ تو آپؐ کا ہی مال ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا ایسا نہیں پہلے قیمت مقرر کرو۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے قیمت مقرر کی۔ آپؐ نے منظور کر لیا اور پھر سوار ہو گئے اور روانہ ہونے سے قبل مکہ کی طرف نظر کر کے حسرت سے اپنے دلی جذبات کو یوں بیان فرمایا۔ "اے مکہ کی بستی تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے۔ مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ اگر یہ مجھے اس سے نہ نکالتے تو میں کبھی بھی اس سے نہ نکلتا

(ترمذی شرح المواہب لزرقانی صـ ۳۲۱)

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی اطلاع قریش مکہ نے تمام قبائل کو جو مختلف راستوں پر مکین تھے کر دی تھی اور اس طرح بھاری انعام کا بھی اعلان ہو چکا تھا۔ اور ان قبائل کو جن کی زندگی کا دارومدار ہی لوٹ مار پر تھا۔ اتنے بڑے انعام کی حرص نے چوکنا کر دیا۔ اسلام کی دشمنی اور قریش مکہ کی خوشنودی بھی ان کو مدنظر تھی۔ اس لئے آپؐ کو پکڑنے کے لئے گھات میں رہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان قبائل کی زد سے بچ نکلنا معجزہ سے کم نہ تھا چنانچہ آپؐ نے مدینہ کے معروف راستہ کو چھوڑ کر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔

دوران سفر اللہ تعالیٰ نے جو معجزات ظاہر فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ سفر کرتے کرتے جب بنی کعب کے علاقہ سے گزر رہے تھے تو آپ کا گزر ام معبد عاتکہ بنت خالد کے خیمہ کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس کو کچھ کھانے کی چیزیں خریدنے کے لئے کہا اس نے کہا کہ اس وقت کوئی چیز نہیں اگر ہوتی تو میں بغیر کہنے کے دے دیتی۔ حضورؐ نے اس وقت ایک بکری دیکھی اور فرمایا "کیا یہ بکری دودھ نہیں دیتی۔ اس عورت نے عرض کی حضور نہیں دیتی" حضور نے فرمایا کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اس سے دودھ دوہ لیں۔ اس نے کہا "بڑی خوشی سے" حضور نے دعا فرمائی اور اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا۔ تو خدا نے معجزانہ طور پر اسکے تھنوں میں دودھ جاری کر دیا۔ اور حضورؐ نے ضرورت کے مطابق دودھ لیا اور اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

(سیرۃ الحلبیہ صـ ۵۵ (ابن ہشام صـ ۱۳۳)

سیرۃ المواہب للزرقانی صـ ۳۴۹ تا ۳۵۰)

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ نے غار ثور سے سفر کرنا شروع کیا تو ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپؐ کس مقام کی طرف ہجرت کر رہے ہیں ایک دن اچانک ایک آدمی بلند آواز سے مکہ سے یہ شعر پڑھتا ہوا گزرا۔ اور وہ ایسی مخلوق تھی کہ آواز تو اسکی سنائی دیتی تھی لیکن نظر نہ آتا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ

رفیقین حلا خیمتی ام معبد

ھما نزلا بالبر ثم تروحا

فافلح من امسی رفیق محمدٍ

([illegible])

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں جب ہم نے یہ اشعار سنے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کا رخ مدینہ کی طرف ہے

ساحل سمندر کے راستے مختلف منازل طے کرتے ہوئے آپ آگے بڑھ رہے تھے اور جب قبیلہ بنی مدلج کے علاقہ سے آپؐ گزر رہے تھے تو آپ کو ایک واقعہ پیش آیا۔ جو تاریخ اسلام میں عظیم الشان اہمیت کا حامل ہے۔ جس کی یاد سے ہم آج بھی ہمارے ایمان تازہ ہوتے ہیں آپؐ نے ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جو ۱۶ سال بعد حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پوری ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت بنی اور وہ واقعہ سراقہ بن جعشم بن مالک کا ہے جو بنی مدلج کا ایک سردار تھا۔ اور فتح مکہ کے بعد اس نے اسلام قبول کیا۔ وہ خود اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

پچھلے دنوں مجھ پر دل کا شدید دورہ ہوا تھا کہ چند منٹ موت اور زندگی کی کشمکش میں رہا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے رحم کیا اور مجھے نئے سرے سے زندگی بخشی۔ اب پھر طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ اسلئے دعا کی درخواست ہے

(عبدالسمیع باسط محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

نظارت اصلاح وارشاد میں ایک

الوداعی دعوت

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۵ء کو عصر کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم شیخ کظیم الرحمن صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ نظارت اصلاح وارشاد کی ریٹائرمنٹ پر الوداعی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترم شیخ صاحب حاجی پورہ کپورتھلہ کے قدیم احمدی خاندان کے فرد۔ صحابی ابن صحابی اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں۔

محترم شیخ صاحب ۱۹۱۹ء میں باہر سے ملازمت چھوڑ کر انتہائی قلیل مشاہرے پر سلسلہ کی خدمات سے وابستہ ہوئے اور پورے چھیالیس سال آپ نے انتہائی دیانتداری، محنت اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو انجام دیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے بعد ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۵ء تک آپ نے نظارت اصلاح وارشاد میں کام کیا۔ اس سارے عرصہ میں آپ کی سروس کا ریکارڈ شاندار ہے۔ آپ مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نئے کارکنان کو کام سکھانے کی طرف خاص توجہ دیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم بخشے

اس تقریب میں ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ نظارت اصلاح وارشاد کے کارکنان بھی مدعو تھے۔ تلاوت قرآن کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح وارشاد نے محترم شیخ صاحب کی طویل خدمات جلیلہ کا ذکر تفصیل سے کرکے ان کے حسن کارکردگی پر انہیں مبارکباد پیش کی۔ شیخ کظیم الرحمن صاحب نے بھی جواباً اپنے جذبات کا اظہار فرمایا۔ اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اجر عظیم بخشے۔

مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں

تحریک جدید کی مالی قربانی کی طرف توجہ دلانے پر بعض لوگ اپنی اپنی مجبوریاں بیان کرنے لگ پڑتے ہیں۔ لیکن ہمارے محبوب ومقدس امام نے اسے صحیح طریق قرار نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا:-

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے ثابت کردے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا! تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوگئے"

جنہوں نے سال رواں کا چندہ یا بقایا جات ابھی تک ادا نہ کرنے کی صورت میں کوئی عذر تراشے ہوئے ہیں۔ وہ حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا دردِ دل سے کرنا شروع کردیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

خدام کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے چار کورسز مقرر کئے گئے ہیں۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ باری باری ان میں شریک ہو۔ کامیاب ہونے والے خدام کو مرکز کی طرف سے خاص اسناد دی جائیں گی۔ ان امتحانات کے حسب ذیل اسماء تجویز کئے گئے ہیں

(۱) مبتدی (۲) مقتصد (۳) سابق (۴) فائز

امسال صرف مبتدی کا امتحان ہوگا۔ جس کے لئے صرف ایک پرچہ ہوگا۔ یہ امتحان ۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ قائدین کرام کوشش فرمادیں کہ ان کی مجالس کے تمام خادم اس امتحان میں شریک ہوں قائدین اور مجلس کے دیگر تمام عہدیداران کا بھی اس امتحان میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے۔

قرآن کریم پہلا پارہ مع ترجمہ ۵۰ نمبر — حدیث شریف نبراس المومنین ۳۰ نمبر

کشتی نوح؛ احمدیت کا پیغام

کتابچہ تمام دینی معلومات شائع کردہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(قائمقام مہتمم تعلیم)

قیادت تربیت

نماز کی حقیقت

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار۔ استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو۔ تو اس میں دعا کرو۔ اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو۔ خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو۔ بچو"

(ملفوظات حضرت اقدس جلد ۵ صفحہ ۳۰۳)

"تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اسکے فرمودہ کے بموجب ادا کرو اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اسکے ذکر اور یاد میں لگے رہو دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع وسجود میں دعا کا موقعہ ہے۔ دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کردو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مرتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ۲۳۶) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

امراء وصدر صاحبان کی توجہ کے لئے

بموجب فیصلہ مجلس مشاورت مرکزی لٹریچر حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ جس جماعت کو لٹریچر کی ضرورت ہو۔ وہ مرکز کو تحریر کرے۔ مرکز اس آرڈر کی تعمیل میں لٹریچر بھجوائے گا۔ اس اعلان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض جماعتیں یہ خیال کرتی ہیں کہ انہیں مرکز میں لکھنے کے بغیر از خود ہی مرکز لٹریچر بھجوائے گا۔ اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری تھا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

احمدیہ مشن ہاؤس مری کا پتہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ مشن ہاؤس مری کا پتہ حسب ذیل ہے۔ مری میں تشریف لے جانے والے احباب مشن سے ضرور رابطہ قائم کریں۔

درجہ خورشید احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

احمدیہ مسلم مشن کارٹ روڈ — مری ہلز

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی خالہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے (خاکسار رشید احمد قریشی رحیم یار خان)

۲۔ میری طبیعت شدید کمزوری کی وجہ سے سخت خراب ہے۔ سر میں بہت چکر آتے ہیں۔ چلنے پھرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ (خاکسار رہ ایم اے رشید گلگتی۔ ملتان)

۳۔ خاکسار عرصہ پانچ سال سے احمدی ہے۔ میرے والدین اور عزیز واقارب کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرا حافظ وناصر ہو۔ اور میری مدد فرمائے۔ اور مشکلات آسان کرے۔ اور استطاعت بخشے (مشکور حسین جعفری کلرک۔ اسمٰعیل آباد۔ ضلع ملتان)

۴۔ خاکسار کی والدہ کا اپریشن مشن ہسپتال لائلپور میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ (نصیر احمد ناصر دکاندار بٹیرز)

۵۔ میرا نواسہ سید منیر احمد جو حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کا پوتا ہے بیمار ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اپنڈے سائٹس کی تشخیص کی ہے۔

(خاکسار سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ — ربوہ)

احباب جماعت سے ان سب احباب کی صحت وتندرستی اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اقوام متحدہ کی زیرنگرانی

اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی میدان میں عالمی ترقیاں

اقوام متحدہ کے صدر مقام سے جو سالنامہ اعداد و شمار شائع ہوا ہے، اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے ۱۹۶۳ء میں بمقابلہ ۱۹۶۲ء عالمی اقتصادی سرگرمیوں نے ایک نیا مرکز عروج حاصل کیا ہے بعض چیزوں کا مقابلہ کئی سال پہلے کے اعداد و شمار سے کیا جائے تو بعض حیرت انگیز حقائق علم میں آتے ہیں مثال کے طور پر ۱۹۶۳ء میں عالمی صنعتی پیداوار ۱۹۵۸ء کی بہ نسبت چوالیس فی صد زیادہ تھی۔ اسی طرح تمام اقسام کی قوت کی کل پیداوار ۲۶ فی صد زیادہ اور ریلوں کے ذریعے عالمی آمد و رفت ستائیس فی صد زیادہ تھی ۱۹۵۸ء کی بہ نسبت ۱۹۶۳ء میں بحری جہازوں کے ذریعے ۲۵ فی صد زیادہ سامان بھیجا گیا۔ دنیا بھر کی تجارتی فضائی کمپنیوں نے ۱۰۸ گنی زیادہ مسافری مسافت طے کرائی گویا تقریباً ۵۷ فی صد کا اضافہ ہوا۔

دنیا بھر کی سڑکوں پر ۱۹۵۸ء کی بہ نسبت ۱۹۶۳ء میں چالیس فی صد زیادہ مسافر گاڑیاں چل رہی تھیں اسی مدت میں عالمی برآمد کا تجارت کی مقدار ۴۱ فی صد بڑھ گئی خوراک کی پیداوار میں پانچ سال کی مدت میں دس فیصد اضافہ ہوا۔ اور ۱۹۶۳ء کے وسط میں حساب لگایا گیا تو اندازہ ہوا کہ ۱۹۵۸ء کے مقابلہ میں نو فیصد زیادہ باشندے ساری دنیا میں آباد تھے۔

یہ وہ عالمگیر ترقیاں ہیں جو اقوام متحدہ کے سالنامہ اعداد و شمار بابت ۱۹۶۴ء میں درج کی گئی ہیں۔ یہ سالنامہ حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔

اس کے مطالعہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۶۳ء میں ایک ارب بانوے کروڑ نوے لاکھ میٹرک ٹن کوئلہ اور ایک ارب ۳۰ کروڑ ۳۵ لاکھ میٹرک ٹن خام پیٹرول نکالا گیا گویا ۱۹۵۸ء کے مقابلے میں ۶ء۱ اور ۴۱ فی صد کا علی الترتیب اضافہ ہوا۔

خام فولاد کی عالمی پیداوار کا تخمینہ ۳۸ کروڑ ۶۶ لاکھ میٹرک ٹن ہے جس میں سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور روس کے حصے علی الترتیب ۲۵۶ اور ۲۰۶ فی صد تھے۔

۱۹۶۳ء میں فولاد کا فی کس خرچ سب سے زیادہ سویڈن میں یعنی پانچ سو چھیاسٹھ کلو فی کس تھا۔

۱۹۶۳ء میں سب سے زیادہ کوئلہ دنیا بھر میں روس نے پیدا کیا۔ جس کی مقدار ۲ کروڑ ۵۹ لاکھ میٹرک ٹن تھی یعنی اسے دنیا کی کل مقدار کا ۳۲ فی صد کہا جا سکتا ہے۔

مجموعی طور پر ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ مسافر گاڑیاں دنیا بھر میں تیار ہوئیں ان میں سے ۷ء۴ فیصد صرف ریاستہائے متحدہ کے کارخانوں میں بنائی گئی ہیں۔

برقی قوت الحقائیس کھرب ۹۸ ارب ۲۰ کروڑ کلوواٹ گھنٹے کے برابر یعنی تاریخ میں سب سے زیادہ تیار ہوئی۔

۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۳ء تک پانچ سال کی مدت میں برقی قوت کی پیداوار ایشیا میں ۱۷ فی صد جنوبی امریکہ میں ۵۷ فی صد اور افریقہ میں ۵۴ فی صد زیادہ ہوئی۔

تجارتی بحری جہازوں کے وزن نے ایک انتہائی عروج حاصل کر لیا ۱۹۶۴ء میں پندرہ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن وزنی جہازوں کا اندراج ہوا۔ جسے ۱۹۵۸ء کے مقابلے میں ۳۰ فی صد زیادہ کہا جا سکتا ہے

اخباری کاغذ سب سے زیادہ کینیڈا میں بنایا گیا ہے جس کی کل مقدار ۶۲ لاکھ میٹرک ٹن تھی۔ بلحاظ آبادی کاغذ کا فی کس خرچ ریاست ہائے متحدہ سے محسوب کیا جا سکتا ہے جہاں ہر شخص نے ۳۵ کلو (تقریباً ۷۰ پونڈ) کاغذ صرف کیا

سالنامہ اعداد و شمار کا پندرہواں شمارہ اقوام متحدہ کے دفتر اعداد و شمار نے تقریباً ایک سو ساٹھ ملکوں اور علاقوں کے حکام اعداد و شمار، اقوام متحدہ کے مخصوص اداروں اور دوسرے بین حکومتی اداروں کے تعاون سے مرتب کیا ہے

دو زبانوں یعنی انگریزی اور فرانسیسی میں شائع ہونے والی اس جلد میں ایک سو بچانوے جدولیں شامل ہیں۔ جن میں اموات و پیدائش۔ اقتصادی، مالیاتی، معاشرتی، تعلیمی۔ اور ثقافتی موضوعات پر بین الاقوامی اعداد و شمار شامل ہیں جو زیادہ تر ۱۹۴۸ء اور پچھلے ۹ سال سے تعلق رکھتے ہیں۔

اعداد و شمار میں آبادی و پیدائش، موت، اور بچوں کی شرح اموات، صنعتی پیداوار، زراعتی پیداوار، مویشیوں، مچھلیوں، تمباکو سے بننے والی چیزوں، پارچہ جات کی پیداوار اور سب کے خرچ اور دوسرے موضوعات شامل ہیں۔

ان کے علاوہ مصنوعی کھاد کے خرچ برقی قوت، اور فولاد کی پیداوار اور خرچ اور حمل و نقل، سیاحوں کے سفر، عالمی تجارت قومی آمدنی، سرکاری مالیات، تعمیر مکانات طبی خدمات، تعلیم و ناخواندگی۔ کتابوں کی اشاعت، کتابوں کے تراجم۔ اخباری کاغذ کی پیداوار اور خرچ۔ روزانہ اخبارات کی پیداوار اور خرچ۔ روزانہ اخبارات کی تعداد۔ طویل فلموں اور سینما دیکھنے والوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے اعداد و شمار بھی شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔

آبادی :-

۱۹۶۳ء کے وسط میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت ساری دنیا کی آبادی تین ارب سولہ کروڑ تھی جب کہ ۱۹۶۰ء میں دو ارب ننانوے کروڑ اور ۱۹۵۸ء میں دو ارب نواسی کروڑ ۵۰ لاکھ تھی۔

دنیا کے نصف سے زیادہ باشندے روس کو الگ کر کے ایشیا میں رہتے ہیں۔ سب سے کم آبادی اوشیانا کی ہے۔ یعنی ساری دنیا کے نصف فیصد کے برابر ہے

۱۹۶۳ء میں یورپ اور امریکہ میں سے ہر ایک کی آبادی کل آبادی کے تقریباً چودہ فیصد کے برابر تھی۔

سب سے زیادہ آبادی والے ملکوں میں سر زمین چین سرفہرست ہے ۱۹۵۷ء کے آخر میں اس کی آبادی ۶۴ کروڑ ستر لاکھ تھی۔

اس کے بعد بھارت کی آبادی ۴۶ کروڑ، روس کی ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ اور ریاست ہائے متحدہ کی اٹھارہ کروڑ ۹۰ لاکھ تھی۔

بالفاظ دیگر ان چاروں ملکوں کی مجموعی آبادی ساری دنیا کی تقریباً نصف آبادی کے برابر تھی۔ اس کے بعد انڈونیشیا کی دس کروڑ، پاکستان کی نو کروڑ نوے لاکھ اور جاپان کی ۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ہے

پانچ کروڑ سے زیادہ آبادی والے دوسرے ملکوں میں برازیل، نائیجیریا، وفاقی جمہوریہ جرمنی، برطانیہ اور اٹلی شامل ہیں

جن علاقوں کی آبادی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھی۔ ان میں لاطینی امریکہ کا نام سب سے اوپر ہے، جہاں ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۳ء کے درمیان آبادی کے بڑھنے کی رفتار تقریباً ۲ء۸ فیصد فی سال تھی۔ جب کہ ساری دنیا کی آبادی میں ۸ء۱ فی صد کا اضافہ ہوا۔

افریقہ میں بھی آبادی بڑھنے کی رفتار عالمی اوسط سے تیز تر رہی ہے وہاں ۱۹۵۸ء کے بعد سے پچھلے پانچ سال میں اضافے کی اوسط ۲ء۳ فیصد فی سال کے برابر تھی۔

۱۹۶۳ء میں ایشیا کے باشندوں کی تعداد ایک ارب ۷۴ کروڑ ۸۰ لاکھ یعنی دنیا کی باقی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ تھی۔ لہذا اس علاقے میں آبادی کا فروغ عالمی آبادی کے فروغ کے پیش نظر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

یورپ کی آبادی بہت سست رفتاری کے ساتھ یعنی ۰ء۹ فی صد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے تاہم یورپ پھر بھی سب سے زیادہ گنجان آباد براعظم ہے جہاں ہر ایک مربع کلومیٹر کے رقبے میں نوا سی لوگ رہتے ہیں۔ جب کہ دنیا میں آبادی کی اوسط ۲۳ فی مربع کلومیٹر ہے۔

سب سے زیادہ چھدری آبادی اوشیانا کی ہے جہاں ایک مربع کلومیٹر میں صرف دو اشخاص آباد ہیں۔

اعلان نکاح

ہمارے چچا زاد بھائی لفٹیننٹ راجہ اعجاز احمد خان جنجوعہ ابن مکرم راجہ محمود احمد خان جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا سول لائنز سرگودہا کا نکاح محترمہ شمسہ تنویر بنت کرنل بشیر احمد صاحب آف راولپنڈی کے ساتھ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرما کر ثمرات حسنہ سے نوازے۔

(خاکسار راجہ محمد افضل خان از احمد نگر)

تو سیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینیجر

سے خط و کتابت کیا کریں

تمہیں ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے

کسی مصیبت میں بھی اُس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ حقیقی ایمان کیا ہے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو یہ دل سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو خدا تعالےٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کو مقرب اور لعمائے الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو مونہہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعوےٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں۔ اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔

جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انھوں نے قتل کر دیا تھا اسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچا لے انھوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے ملائکہ کی یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الْکُفَّارُ اقْتُلُوا الْفُجَّارَ یعنی اے کافرو! ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو حالانکہ بظاہر ان میں ایک فریق جو مارا جا رہا تھا خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا تھا اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ مگر چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا اور اپنے قلوب میں انھوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا اس لئے ان پر عذاب آگیا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالےٰ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور آیا عسر اور یُسر دونوں حالتوں میں وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالےٰ کی تعریف کرتا ہے اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کون احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھی بھیج دی تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکہ تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر اللہ تعالےٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا ہے اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز و انکسار پیدا کرتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے۔ اور کسی مصیبت میں بھی اس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور اسلام میں داخل ہو گیا۔ مگر چند دنوں کے بعد ہی اسے بخار ہو گیا اس پر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں کیونکہ مجھے تپ آنے لگا ہے (بخاری جلد ۴ صـ۱۶۷ مطبع عثمانیہ مصریہ) مگر اس کے مقابلے میں ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عہد انھوں نے کیا تھا اس میں کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دیا حقیقت یہ ہے کہ سچے تعلق اور اخلاص کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب انسان پر کوئی ابتلاء آتا ہے ورنہ آرام اور آسائش کی حالت میں تو کمزور ایمان والے بھی بڑی عقیدت اور تعلق کا اظہار کرتے ہیں قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ نے منافقوں کی یہ کیفیت بیان فرمائی ہے کہ

كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا۔ (البقرہ ع۲)

کہ جب کبھی بجلی ان کے لئے روشنی پیدا کر دیتی ہے تو وہ اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا کر دیتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یعنی امن کے دن ہوں تو مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں لیکن مشکلات کا وقت آئے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ایسا ایمان انسان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اس آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ جس شخص کا تعلق خدا تعالےٰ سے ایسا کمزور ہو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول)

امریکہ نے سال رواں کے لئے پاکستان کی اقتصادی امداد روک دی

امدادی کلب کا اجلاس ستمبر تک ملتوی کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۴ جولائی وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ امریکہ نے موجودہ سال کے دوران پاکستان کو ملنے والی امداد فی الحال روک دی ہے۔ صدر جانسن کا ایک پیغام صدر ایوب کو موصول ہوا ہے جس میں اطلاع دی گئی ہے کہ امریکی حکومت پاکستان کو اس سال کے دوران دی جانے والی امداد کے بارے میں آئندہ ستمبر تک کوئی وعدہ نہیں کر سکتی کیونکہ ابھی کانگرس نے امداد کی منظوری نہیں دی ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر میکانگی نے ۱۳ جولائی کو صدر ایوب سے ملاقات کی اور انہیں صدر جانسن کا ایک خط پہنچایا۔ اس خط میں کہا گیا ہے کہ چونکہ کانگرس نے مالی امداد کی ابھی منظوری نہیں دی ہے اس لئے پاکستان کو امداد دینے والے کنسورشیم کا اجلاس ۲۷ جولائی کے بجائے ۲۷ ستمبر کو منعقد ہونا چاہیئے۔

قومی اسمبلی میں کل خارجہ پالیسی پر بحث ہوئی اس کا آغاز وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر سے ہوا۔ انہوں نے لندن قاہرہ اور الجزائر کے سیاسی مذاکرات اور مختلف سربراہوں سے اپنی اور صدر کی ملاقاتوں اور دوسری افریشیائی کانفرنس کے التواء کے بارے میں ضروری تفصیلات بتائیں۔ افریشیائی کانفرنس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ افریشیائی قوموں کی امنگوں کی آئینہ دار ہے اور اس طرح انہیں ایک دوسرے سے تعاون کرنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ کانفرنس کو وقت پر بلانے کی بڑی ضرورت ہے تاکہ مشترکہ مقاصد حاصل کرنے میں آسانی رہے۔

وزیر خارجہ نے کہا پاکستان افریشیائی ممالک کے ساتھ بالخصوص مسلمان ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا خواہش مند ہے انھوں نے کہا کہ افریشیائی قوموں کا اتحاد بالآخر عالمی اتحاد پر منتج ہوگا۔

قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کے حادثہ کی تحقیقات بے نتیجہ رہی

تحقیقاتی کمیٹی حادثہ کی وجوہ کا سراغ نہیں لگا سکی

قاہرہ ۱۴ جولائی۔ قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کو جو حادثہ پیش آیا تھا اس کی تحقیقات بے نتیجہ رہی اس طیارے میں ۱۲۱ افراد جاں بحق ہو گئے تھے جن میں پاکستان کے ممتاز صحافی اور دوسرے لوگ شامل تھے۔ یہ حادثہ ۲۰ مئی کو ہوا تھا۔

کمیٹی کے ترجمان نے مختصر طور پر تحقیقات کے نتائج بتاتے۔ انھوں نے کہا پندرہ سو فٹ کی بلندی تک طیارہ بالکل ٹھیک تھا۔ اور معمول کے مطابق پرواز کر رہا تھا اس نے کنٹرول روم سے باقاعدہ رابطہ کیا اور کسی قسم کی گڑبڑ کی اطلاع نہیں دی ترجمان نے مزید کہا کہ دونوں پائلٹ تجربہ کار تھے اور ان کے پاس طیارے چلانے کے لئے فٹنس کے سرٹیفکیٹ موجود تھے۔ طیارے کے پرواز کے لئے درست حالت میں ہونے کا سرٹیفکیٹ بھی موجود تھا ترجمان نے بتایا کہ کمیٹی نے اپنی تحقیقات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر مکمل کی ہے۔ کمیٹی یہ معلوم کرنے میں ناکام رہی ہے کہ طیارہ ٹھیک ٹھاک ہونے کی اطلاع دینے کے بعد اچانک جھونک کھا کر پندرہ سو فٹ کی بلندی سے غیر معمولی طور پر نیچے کیسے چلا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴